

6652 - (ان الله يحب الجمال) کا معنی کیا ہے

سوال

حدیث (ان الله يحب الجمال) کا معنی کیا ہے ، اور خاص طور پر جمال سے کیا مراد ہے ؟
بعض لوگ اس حدیث سے خوبصورت عورتوں کی طرف دیکھنے اور خوبصورت چیز سے نفع حاصل کرنے پر استدلال کرتے ہیں، تو کیا اس کی وضاحت ہوسکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سوال میں مذکورہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا ، تو ایک شخص کہنے لگا آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں ، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے ، تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے اور لوگوں کو حقیر اور اپنے آپ کو اونچا سمجھا جائے) صحیح مسلم حدیث نمبر (131) -

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے) کپڑوں کی خوبصورتی کے متعلق حدیث میں سوال کیا گیا ہے تو یہ جملہ اسے اور اسی طرح ہر چیز کی خوبصورتی کو شامل ہے -

اور صحیح مسلم میں ہی حدیث نمبر (1686) میں ہے کہ (اللہ تعالیٰ طیب پاک صاف ہے صاف ستھری چیز ہی قبول کرتا ہے -

اور سنن ترمذی میں ہے کہ (بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھنا پسند کرتا ہے) سنن ترمذی حدیث نمبر (2963) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے -

ابوالاحوص جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پھٹے پرانے لباس میں دیکھا تو فرمانے لگے کیا تیرے پاس کوئی مال ہے تو میں نے جواب دیا جی ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون سا مال ہے؟ تو میں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ بکریاں وغیرہ دیں ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے تو اس کی نعمت اور کرم کا تجھ پر اظہار ہونا چاہیے۔ مسند احمد حدیث نمبر (15323) سنن ترمذی حدیث نمبر (1929) سنن نسائی حدیث نمبر (5128)۔

تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ یہ پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے پر اس کی کی ہوئی نعمت کا اثر نظر آئے کیونکہ یہ اس جمال اور خوبصورتی میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور پھر یہ باطنی طور پر بھی یہ جمال اور خوبصورتی ہے کہ اس کی نعمت کا شکر ادا کیا جائے، تو اس لیے واجب اور ضروری ہے کہ ظاہری جمال اور خوبصورتی نعمت کے ساتھ ہو اور باطنی جمال اور خوبصورتی اللہ تعالیٰ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کر کے ہو۔

اور اللہ تعالیٰ نے جمال و خوبصورتی سے اپنی محبت اور پسندیدگی کی بنا پر ہی اپنے بندوں پر لباس و زینت کا نزول فرمایا جس سے وہ اپنے ظاہر کو خوبصورت اور تقویٰ سے اپنے باطن کو خوبصورت بناتے ہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا ہے:

اے بنو آدم ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا فرمایا جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا اور موجب زینت بھی ہے اور تقویٰ کا لباس اس سے بڑھ کر ہے الاعراف (26)۔

اور اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے بارہ میں فرمایا:

اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائے، اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمایا الدھر (11 - 12)

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں کو تروتازگی اور باطن کو خوشی اور سرور اور ان کے جسموں اور بدنوں کو ریشم سے جمال اور خوبصورتی عطا فرمائی، اور وہ اللہ تعالیٰ جس طرح اقوال و افعال اور لباس اور شکل و صورت میں خوبصورتی و جمال کو پسند فرماتا ہے، اسی طرح وہ قبیح اور برے افعال و اقوال اور لباس و شکل سے بغض اور ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ قبیح قسم کے لوگوں اور قباحت سے بغض اور جمال و خوبصورتی اور اس سے پسند کرنے والے لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

تو اس موضوع میں اب دو گروہ بن چکے ہیں:

ایک گروہ تو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی پیدا فرمایا ہے وہ سب خوبصورت ہے، تو اللہ تعالیٰ پر اس چیز کو پسند کرتا ہے جسے اس نے پیدا فرمایا تو ہم اس کی ساری مخلوق سے محبت کرتے ہیں اور کسی سے بھی

بغض نہیں رکھتے ،

ان کا کہنا ہے کہ : جس نے بھی اس ناحیہ سے کائنات کو دیکھا تو وہ اسے خوبصورت ہی دیکھے گا ۔

اور ان لوگوں کے دلوں سے تو اللہ تعالیٰ کے لیے غیرت ہی ختم ہو چکی ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے بغض رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کسی سے دشمنی کرنا اور برائی کو دیکھ کر اسے روکنا بھی ان کے دلوں سے ناپید ہو چکا ہے ، اور اسی طرح جہاد اور حدود اللہ کا قیام بھی نہیں پایا جاتا ۔

اور یہ گروہ عورتوں اور مردوں کی خوبصورتی کو ہی وہ خوبصورتی بنا بیٹھے ہیں جسے اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے ، تو یہ اپنے فسق کی ہی عبادت میں لگے ہوئے ہیں ، اور بعض نے اس حد تک غلو کر لیا ہے کہ وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ان کا معبود ان صورتوں میں ظاہر ہوتا اور ان میں حلول کر جاتا ہے ۔

اور ان کے مقابلہ میں دوسرا فریق یہ کہتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حسین و جمیل شکلوں والوں اور مکمل اور تمام الخلقت رکھنے والوں کی مذمت کی ہے ، تو منافقوں کے باوہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور جب آپ انہیں دیکھیں گے تو ان کے جسم خوشنما معلوم ہونگے المنافقون (4) ۔

اور اللہ رب العزت کا یہ بھی فرمان ہے :

ہم تو ان سے پہلے بہت ساری جماعتوں کو غارت کر چکے ہیں جو ساز و سامان اور مناظر میں ان سے بڑھ چڑھ کر تھیں مریم (74) ۔ یعنی مال اور منظر کے اعتبار سے خوشنما تھیں ۔

اور صحیح مسلم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کیا گیا ہے کہ : (بلاشبہ اللہ تعالیٰ صورتوں اور اموال کی طرف نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (4651) ۔

اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

(سادگی ایمان کا حصہ ہے) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4108) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (3630) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ۔

تو اس نزاع کا فیصلہ یہ ہے کہ اس طرح کہنا چاہیے :

شکل و صورت اور لباس میں جمال و خوبصورتی کی تین اقسام ہیں ، ایک قسم تو محمود ہے اور دوسری مذموم اور تیسری نہ محمود اور نہ ہی مذموم ۔

وہ جمال اور خوبصورتی جو قابل ستائش ہے : وہ ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کی اطاعت میں ممدومعاون اور اللہ تعالیٰ کے اوامر کی تنفیذ و قبول کرنے کے لیے ہو جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفود کے استقبال کے لیے جمال و خوبصورتی اختیار کیا کرتے تھے ، اس کی نظیر لڑائی اور جنگ میں لڑائی کے لیے آلات حرب پہننا اور جنگ میں ریشمی کپڑے پہننے اور اس میں تکبر کرنا یہ اس وقت محمود اور قابل ستائش ہوگا جب یہ اعلاء کلمۃ اللہ اور دین اسلام کی نصرت اور دشمنان اسلام کے غیظ غضب کے لیے ہو ۔

جمال مذموم : وہ جمال اور خوبصورتی مذموم ہوگی جو دنیا اور ریاست و سرداری کے حصول اور فخر و تکبر اور شہوات کا وسیلہ ہو اور بندے کا مقصد اور غایت خوبصورتی و جمال بن جائے ، کیونکہ بہت سارے لوگوں میں یہی چیز پائی جاتی ہے اور ان کی یہی تمنا ہوتی ہے ۔

اور وہ خوبصورتی و جمال نہ تو محمود اور نہ ہی مذموم ہوگی جس میں مندرجہ بالا مقاصد اور اوصاف نہ پائے جائیں ۔ مقصد یہ کہ حدیث دو عظیم اصول پر مشتمل ہے ایک تو معرفت اور دوسرا سلوک ہے ۔

تواللہ تعالیٰ کی معرفت اس جمال و خوبصورتی سے ہوگی جس کی مثل کوئی بھی نہیں ، اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اس حسن و جمال سے ہوگی جسے اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور وہ اقوال و اعمال اور اخلاق کا جمال و خوبصورتی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے ، تواللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنی زبان کو سوچ اور دل کو اخلاص اور محبت اور اطاعت اور توکل کے زیور سے حسین جمیل اور خوبصورت بنائے ۔

اور اپنے اعضاء کو اطاعت اور اپنے بدن کو لباس پہن کر اس کی نعمتوں کا ظاہر کر کے اور اسے نجاست اور میل کچیل اور گندے بالوں سے پاک صاف کر کے اور: ختنہ کروا کر اور ناخن کاٹ کر خوبصورت اور حسین جمیل بنائے ۔

تواللہ تعالیٰ کو اس کے وصف جمال سے پہچانے اور اس کی عبادت بھی جمال اور خوبصورتی کے ساتھ کرے جو کہ اس کی شرع اور دین ہے ، تو اس حدیث نے دو عظیم قاعدے معرفت اور سلوک جمع کر دیے ہیں ۔ الفوائد (1 / 185) ۔

کہاں اس حدیث کے عظیم معانی اور کہاں خواہشات کے پیروکاروں کی گمراہی و ضلالت جو کہ اپنے برے اور غلط مقاصد کو پورا کرنے کے لیے منحرف قسم کی سوچ اور سمجھ رکھتے ہیں اور اس حدیث سے سمجھتے ہیں ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کے طلبگار ہیں ، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں برسائے ، آمین یارب العالمین ۔

واللہ تعالیٰ اعلم ۔